QURANI JANG INQLAB

BASHIR AHMAD

یہ عالمگیر انقلاب بھی ساری انسانیت کو جگا دے گا اور ہر چھوٹا بڑا اس سے فیضیاب ہوگا۔ یہ انسانیت گیر انقلاب کوئی معمولی چیز نہیں ہے، بلکہ یہ تاریخ انسانی کے عظیم الشان انقلابوں میں سے کامیاب ترین انقلاب ہے +

تاریخ گواہ ہے، کہ انقلاب کا آغاز پہلے عرب میں ہوا۔ قریش کی کامیابی سے عرب اس انقلاب میں شامل ہوگئے اور سارے عرب مل کر کُل قومی انقلاب کی ایک منزل کے لیڈر بنے +

(۳۶) نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ (یہ نوع انسان کو ڈرانے والا ہے)

مخالفین کو جنگ میں سزا ملے گی | یہ کُل قومی انقلاب کا پروگرام زمین کے کسی خاص حصے یا کسی خاص قوم کے لیے نہیں ہے کہ وہ ملک اس کے ذریعے سے اپنا تفوق قائم کرکے دوسرے ملکوں یا قوموں سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھانا شروع کردے۔ بلکہ یہ انقلابی تعلیم ساری نوع انسانی کے لیے ہے اور جو انقلاب اس کے مطابق پیدا کیا جائے، اُس میں تمام ماننے والے انسانوں کے فائدے محفوظ رہنے چاہییں اور جو اسے نہ سمجھیں اُن کے ساتھ بھی انصاف سے کام لیا جائے۔ اس لیے ہر زمانے اور ہر ملک کے خودغرض ظالم حکمرانوں کو اس انقلابی تعلیم سے ڈرنا چاہیے اور اپنے آپ کو اس کے نیچے لے آنا چاہیے۔ تاکہ وہ انقلاب کے دنیاوی خطرناک نتائج اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں +

اس آیت میں آنے والوں جنگوں کی طرف نہایت لطیف اشارہ ڈراوے کی شکل میں موجود ہے، جو اس تعلیم کے انقلابی ہونے کی بیّن دلیل ہے +

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان | چنانچہ جب حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا کہ اپنے خاندان والوں کو اس آنے والے انقلاب کے نتائج سے ڈرائیں تو آپ کوہِ صفا پر تشریف لے گئے۔

فهتف یاصباحاہ! فقالوا من هذا؟ فاجتمعوا الیه فقال

Marfat.com

"اَرَاَیْتُمْ اِنْ اخبرتُکم اَنّ خیلاً تخرج من صفح ھذا الجبل اکنتم مصدّقی؟" قالوا "ما جربنا علیك کذباً" فقال "اِنّی نذیرٌ بین یَدَی عذابٍ شَدِیْدٍ۔"

"آپ نے بلند آواز سے فرمایا: یاصباحاہ (فریاد! فریاد!) لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا یہ کون ہے؟ خیر پھر سب لوگ آپ کے پاس جمع ہوگئے، تو آپ نے فرمایا "سنتے ہو۔ اگر میں تمہیں کہوں کہ اس پہاڑ کی جانب سے ایک لشکر نکلے گا، تو کیا تم میری بات سچ مان لوگے"؟ سب نے کہا ہم نے آج تک تجھے جھوٹ بولتے نہ سُنا نہ دیکھا"۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ "تو میں تمہیں آنے والے خوفناک عذاب سے ڈراتا ہوں"۔

جن لوگوں نے "آنے والے خوفناک عذاب" سے بچنا چاہا، وہ آپ کی جماعت میں شامل ہوگئے اور جو اس میں شامل نہ ہوئے، وہ اس عذاب میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوئے اور دوسری زندگی میں اس عذاب کے زیادہ شدید تسلسل میں جا پھنسے۔

(۳۷) لِمَنْ شَآءَ مِنْکُمْ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ (اب یہ تم میں سے ہر ایک کے اپنے لیے ہے کہ وہ آگے بڑھے یا پیچھے ہٹے)

انقلاب میں آگے بڑھو | اب یہ فیصلہ خود تمہیں کرنا ہے، کہ تم اس انقلاب کی پہلی صف میں جگہ لینا چاہتے ہو، یا پیچھے رہنے والوں میں شامل ہونا چاہتے ہو۔ یہ فیصلہ انسان کو اپنی رائے سے کرنا چاہیے۔ جو شخص اپنی رائے سے انقلابی نہیں بنتا، وہ انقلابی نہیں کہلا سکتا۔ انقلاب سمجھنے کے لیے قرآنِ حکیم کی تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت ہے یہ بھی ظاہر ہے کہ جو لوگ اس انقلاب کی پہلی صف میں جگہ لیں گے، انہیں طرح طرح کی تکلیفیں آئیں گی لیکن آخر کار وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن جو اس تحریک میں حصّہ لینے میں پیچھے رہ جائیں گے، وہ شکست کھا کر خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰی اَشَدِّ الْعَذَابِ کے مصداق بنیں گے [یعنی دنیاوی زندگی میں سخت ذلت (غلامی) کا عذاب

Marfat.com

اور مرنے کے بعد کی زندگی میں اُس سے بھی زیادہ شدّت کا عذاب] چنانچہ جن لوگوں نے آگے بڑھ کر کام کیا، اُن میں سے صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ، عثمان غنیؓ اور علی مرتضیٰؓ اور حضرت حمزہؓ اور صہیب رُومیؓ ہیں۔ ان کی کامیابی روز روشن کی طرح ظاہر ہے اور جو پیچھے رہے ان میں سے ابُوجہل اور ابُولہب وغیرہ ہیں، جو دنیا سے ناکام گئے اور مرنے کے بعد اُن کی یہ ناکامی اور اُن کے دیگر مظالم ساتھ گئے جنہوں نے اُن کے لیے جہنم کا مکمل عذاب پیدا کر دیا ہے۔

آگے بڑھنے والوں اور پیچھے رہنے والوں کا تذکرہ ۴۸ تک چلا گیا ہے۔ سب سے پہلے آیت ۳۸ میں ایک اصول بیان کیا گیا ہے۔

(۳۸) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ "ہر ایک جاندار اپنے کیے میں پھنسا ہے"۔

پیچھے رہنے والے برباد کر دیے جائیں گے

انسان کی ساخت ایسی ہے، کہ جو کام کرتا ہے، اُس کی پوری جوابدہی کے بغیر آگے نہیں بڑھ سکتا۔ پس جو شخص پیچھے رہے گا، اُسے اپنی غلطی کا بدلہ بھگتنا پڑے گا۔ اُس کی یہ رجعت پسندی اور انقلاب دشمنی اُس کے نفس پر ایسی چھا جائے گی، کہ وہ اپنی اس ذہنیت کے نتیجوں سے کبھی چھٹکارا نہ پا سکے گا۔

خدا تعالےٰ نے انسان کو جو قوتیں عطا فرمائی ہیں، وہ اس لیے ہیں، کہ انہیں ان کی فطرت کے مطابق کام میں لا کر جلا دی جائے۔ جو شخص ان قوتوں کو جلا نہیں دیتا بلکہ غلط کاریوں کے نیچے دبا کر صالح ترقی سے روکتا ہے، اُسے اُس کا نقصان پورا کرنا ہوگا اور عذاب برداشت کرنا ہوگا۔ اس کے بُرے کام بے نتیجہ نہ رہیں گے۔

انسان کے اعمال کس طرح محفوظ رہتے ہیں؟ امام ولی اللہ کا نظریہ

امام ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ:۔

(اعلم ان الاعمال التی یقصدھا الانسان قصداً مؤکداً او الاخلاق التی ھی راسخۃ فیہ تنبعث من اصل النفس الناطقۃ ثم تعود الیھا ثم تتشبث بذیلھا وتخصی علیھا (حجۃ اللہ البالغہ ۲)

(یعنی واضح رہے کہ جس قدر کام انسان اپنے پختہ ارادے سے کرتا ہے اور جس قدر اخلاق انسان میں پختہ ہو جاتے ہیں، اُن کا بیج پہلے تو انسانی روح میں سے نکلتا ہے اور پھر پھیلنے کے بعد انسانی روح ہی کی طرف واپس آجاتا ہے (چونکہ نکلنے کے وقت وہ بیج چھوٹا ہوتا ہے اور واپس ہونے تک وہ پھیل چکا ہوتا ہے اس لیے وہ واپسی میں روح کے دامن سے چمٹ جاتا ہے اور اس کے ساتھ لگ جاتا ہے"

گویا ہر شخص کے اعمال اُس کے نسمے میں محفوظ رہتے ہیں اور مرنے کے بعد جب مادّی بدن اُتر جائے گا، تو اُس کے اعمال نہایت صاف شکل میں اُسے محسوس ہونے لگ جائیں گے۔ پس ہر شخص کو اس انقلاب کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے قویٰ کو فطری ترقی دے سکے اور ایسی سوسائٹی پیدا کر سکے، جس میں رہ کر وہ اچھے اعمال اپنے نسمے کے اندر جمع کر لے ۔

اب اِن لوگوں کا ذکر آتا ہے، جنہوں نے آگے بڑھ کر کام کیا ۔

اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ (سوائے ان کے جو دائیں طرف والے ہیں) ۔

انقلاب کے پیشرو | جو لوگ دُنیا میں قرآن حکیم کا انقلاب برپا کرنے میں آگے بڑھتے ہیں، وہ تو کامیاب ہوتے ہی ہیں، اُن کے علاوہ اُن کے دائیں ہاتھ بننے والے ساتھی بھی پیچھے نہیں رہتے، وہ بھی کامیاب ہوتے ہیں اور کامیابی کی سند اپنے دائیں ہاتھ میں پاتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے نفسوں کا حق ادا کیا یعنی اللہ نے جو قوتیں عطا کی تھیں، اُنہیں حق کی راہ میں پوری طرح استعمال کیا ۔

ان کے مقابلے میں ایک جماعت اصحاب شمال کی ہے، جو ناکام رہتی ہے ۔

ان آگے بڑھنے والوں اور دائیں ہاتھ والوں کی کامیابی کا بھید معلوم کرنا ہو تو ان ناکام رہنے والوں کی ناکامی کے اسباب خود ان کی زبانی سُن لیں، تاکہ کامیاب انقلابی پروگرام کی مدات واضح ہو جائیں۔

جو لوگ پیچھے رہ گئے، اُن کا تذکرہ آگے ۴۵ تک آتا ہے ۔

Marfat.com

کُل قومی پروگرام کیا ہے؟

(۴۰) فِیْ جَنّٰتٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ (وہ باغات میں پوچھتے ہیں)
(۴۱) عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ (مجرموں سے)

ارتجاع کا نفسیاتی تجزیہ | دائیں ہاتھ والے جنّت میں پہنچ جاتے ہیں اور مصیبتوں سے نجات پالیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ غور کرتے ہیں، کہ یہ جو لوگ عذاب میں مبتلا ہیں۔ وہ کیوں عذاب میں مبتلا ہیں؟ چنانچہ وہ جہنّمیوں سے اُن کی ناکامی کے اسباب دریافت کرنے کے لیے کہتے ہیں کہ:-

(۴۲) مَا سَلَکَکُمْ فِیْ سَقَرَ؟ (تمہیں اس دوزخ میں کس چیز نے ڈالا)*

تُم اس ناکامی کے عذاب میں کس وجہ سے مبتلا ہوئے؟ کچھ سمجھے بھی؟ اس عذاب کو دیکھ کر جس کی خبر تمہیں پہلے دی گئی تھی۔ اب تو سمجھ آگئی ہوگی؟

فائدہ: جس مجرم کو اُس کی سزا ملنے کے وقت یہ علم نہ ہو، کہ اُسے کس جُرم میں سزا مل رہی ہے، اُسے اُس سزا سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ تاہم جب سزا میں پہنچ کر مجرم خود ہی جان لیں گے، کہ اُنہیں کس کس جرم کی سزا مل رہی ہے سزا اور جُرم میں خاص مناسبت ہوتی ہے چنانچہ مجرم اپنے جرائم آپ بتاتے ہیں کہ:

(۴۳) قَالُوْا لَمْ نَکُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ (وہ کہنے لگے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے)

(۱) اللہ کے ساتھ تعلق کی ضرورت | وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے یعنی انسانی بھلائی کے اُس پروگرام پر عمل نہ کرتے تھے، جو اتحاد فکر، اجتماعیت اور مساوات وغیرہ بیسیوں بھلائیاں سکھاتا ہے اور جس کا انتہائی معراج اللہ کے ساتھ تعلق ہے*

Marfat.com

یاد رہے کہ انسان کے قلب میں خدا شناسی کی جو قوت چھپی ہوئی ہے، جب اُسے نماز ترقی دیتی ہے، تو انسان کے اندر ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے، کہ گویا وہ اس آئینے میں خدا کو دیکھ رہا ہے۔ یہ تجلّی جو اُسے اپنے قلب میں نظر آتی ہے انسانِ کبیر ـــــ امامِ نوعِ انسانی ـــــ کے قلب کی تجلّی کا پَرتَو ہوتی ہے۔ یہاں تک ترقی کر جانے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ انسان انسانیت کے تقاضوں کو خدا کا حکم اور اپنے آپ کو خدا کے کمزور اور مسکین بندوں کا خادم سمجھنے لگ جاتا ہے۔ جسے کسی دوسرے بندے کے حقوق چھیننے کا کوئی حق نہیں ہے اب وہ ہر وقت خدمتِ انسانیت کے لیے تیار رہتا ہے اور اِسے خدا کی عبادت کا جزو جانتا ہے +

اس کی مزید کیفیت سُورۂ ماعون میں بیان کی گئی ہے۔ جہاں فرمایا:۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝ (یعنی جو لوگ اپنے یتیم اور بے کس مسکین ہمسایہ کو جن کا ذکر ماعون کی ابتدائی آیتوں میں آیا ہے، برتنے کی چیز بھی نہیں دیتے ـــ مفت نہیں کہ یہ تو بہت دُور کی بات ہے، بلکہ اُدھار ـــــ وہ اپنی صلوٰۃ (تعلق باللہ کے مقصد سے غافل ہیں۔ اس لیے اب جو وہ نماز پڑھتے ہیں، یہ محض دکھاوے کی نماز ہے۔ ایسے نمازیوں پر افسوس ہے) +

(۴۴) وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ (اور ہم کسی مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے)[1]

(۲) مسکینوں کی تنظیم کی ضرورت | جب ہم اپنے نفس کی ضرورت ـ تعلق باللہ ـــ کو بھلا بیٹھے، تو پھر دوسروں کی ضرورت کا بھی احساس ہم میں مُردہ ہو گیا۔ نماز کے ذریعے سے اپنے خالق کے ساتھ تعلق نہ جوڑا، خدمتِ خلق کا جذبہ اپنے اندر پیدا

[1] اِن دونوں آیتوں کے مضمون ـــ نماز اور مسکین کو کھلانا ـــ کو قرآن حکیم میں اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ کے جملے کے ذریعے سے سینکڑوں مرتبہ دہرایا گیا ہے + (مرتّب)

Marfat.com

نہ کیا، دوسروں کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر کرنے کی کوشش نہ کی اور عام لوگوں کی مادّی اور عقلی ضرورتیں پوری کرنے کا جتنا سامان ہم کر سکتے تھے، وہ نہ کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہم اس عذاب میں مبتلا ہو گئے۔

مسکینوں کی معاشی ضرورتیں پوری کرنے پر اس لیے زور دیا جاتا ہے کہ ان ضرورتوں کا پورا ہونا یا نہ ہونا انسان کے اخلاق و اعمال پر نہایت شدت سے اثر ڈالتا ہے۔ چنانچہ امام ولی اللہ دہلویؒ لکھتے ہیں کہ:۔

اعلم ان الخواطر التی یجدھا الانسانُ فی نفسہ وتبعثہ علی العمل بوجبھا لاجرم ان لھا اسبابًا ..... ومنھا مزاجہُ الطبیعی المتغیر بسبب التدبیر المحیط بہ من الاکل والشرب ونحو ذٰلک (حجۃ اللہ ج ۱ ص ۲۷)

(یعنی نہیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ افکار جو انسان اپنے نفس کے اندر اُٹھتے پاتا ہے اور جو اس کے ہر ایک عمل کا سبب بن کر اس پر اثر انداز ہوتے ان کے بھی ناگزیر طور پر اسباب ہوتے ہیں ... اور ان اسباب میں سے (دوسرا اہم ترین) سبب انسان کا طبیعی مزاج ہے جو کھانے پینے وغیرہ کے نظام کے سبب سے، جو انسان کے گرد محیط ہے، ہر دم تغیر پذیر رہتا ہے)

مسکینوں کو کھانا کھلانے کے معنی یہ نہیں کہ بھک منگے پیدا کیے جائیں، بلکہ یہ کہ بیکار لوگوں کو تعلیم، کام اور کام کے ذرائع بہم پہنچا کر سوسائٹی کا مفید رکن بنایا جائے

(۴۵) وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ (اور ہم بحث کرنے والوں کے ساتھ مل کر بحثیں کیا کرتے تھے)۔

بیکار ساتھی ہم انسانیت کی خدمت کرنے کی بجائے فلسفیانہ موشگافیوں اور بے کار بحثوں میں پڑ گئے اور کمزوروں کو کمزور رکھ کر اُن کا خون چوسنے کے فلسفے کے جواز میں بڑی

Marfat.com

بڑی بحثیں کرنے لگ گئے حالانکہ چاہیے یہ تھا کہ بیکاروں کو کام پر لگانے کے طریقے پر غور کرتے اور جو لوگ خدا سے تعلق جوڑنا بھول گئے تھے، اُنہیں اس طرف متوجہ اور اُنہیں علم دیتے +

(۴۶) وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ (اور ہم جزاء اعمال کے وقت کا انکار کرتے تھے)

(۳) اعمال کی ذمہ داری سے انکار | یہ سب کچھ ہم اس لیے کر گزرتے تھے، کہ ہم اس کمزور، محتاج اور مظلوم گروہ کی اپیل کے نتیجے اور آخری فیصلے کے دن کا یقین نہ رکھتے تھے اور ہم اپنے آپ کو اپنے اعمال کے لیے کسی کے آگے جواب دہ نہ سمجھتے تھے اگر کوئی ہم سے ذمہ داری اور جواب دہی کا ذکر کرتا اور یاد دلاتا، تو ہم اُسے جھٹلاتے تھے

(۴۷) حَتّٰى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ (یہاں تک کہ ہم تک یقینی بات آگئی)

ہم سمجھتے تھے کہ یہ لوگ ہمارے پنجے میں ہیں، اِن سے جس طرح چاہیں کام لیں اور ہماری اس حالت میں کبھی تبدیلی نہ آئے گی۔ لیکن انقلاب کا آنا تو یقینی تھا آخر موت و ہلاکت کے انقلاب نے ہماری آنکھیں کھول دیں +

(۴۸) فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ (ایسے لوگوں کو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت فائدہ نہیں دیتی) +

چونکہ فطرت بگڑ چکی ہے اور انسانیت کے اصلی جوہر خراب ہو چکے ہیں۔ اس لیے جب تک وہ تمام زہر جو نسلے میں گھس گیا ہے، خارج نہ کیا جائے، ترقی محال ہے۔ اس سلسلے میں کسی کی سفارش بھی کام نہیں دیتی۔ کیا ڈاکٹر کسی تیماردار کی سفارش سے مریض کا اپریشن کر کے اُس کے بدن سے زہر نکالنے سے رُک سکتا ہے؟

دوبارہ انذار | اب پھر انقلاب کے مخالفوں کو غور کرنے کی دعوت دی جاتی ہے کہ سوچیں اور سمجھیں اور اس انقلاب کو قبول کریں +

Marfat.com

کی قوی پروا نہیں کیا ہے

(۴۹) فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ؟ (پھر کیا وجہ ہے کہ
یہ لوگ اس یاددہانی (قرآن حکیم) سے روگردانی کر رہے ہیں ؟)

پہلی آیت میں جو آیا تھا کہ قُمْ فَأَنْذِرْ اس کے مطابق یہ انذار (ڈرانا) ہے اور انہیں یاد دلا دیا گیا ہے کہ وہ یہ نہ سمجھیں کہ قرآن حکیم کا انقلاب ٹل جائے گا نہیں، یہ ہو کر رہے گا اور مخالفین کی کوئی طاقت اسے روک نہ سکے گی۔ اس لیے انہیں چاہیے کہ اسے قبول کر لیں اور اس سے الگ رہ کر یا اس کی مخالفت کر کے نقصان نہ اٹھائیں +

(۵۰) كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ (گویا گدھے ہیں بدکنے والے)

انقلاب کی تشکیل | یہ ارتجاعی لوگ جو انقلاب کی مخالفت کر رہے ہیں، آگے بڑھنا شیر کے منہ میں جانے کے برابر سمجھتے ہیں +

(۵۱) فَرَّتْ مِن قَسْوَرَةٍ (بھاگتے ہیں شیر سے)

یہ اس آنے والے انقلاب کے تصور سے اس طرح ڈرتے ہیں، جیسے گدھا شیر سے دہشت کھاتا ہے۔ انہیں سوچنا چاہیے کہ آخر اس انقلاب سے عوام کو فائدہ پہنچ رہا ہے تو کیا یہ رک سکتا ہے ؟ پھر مسکینوں، یتیموں کی حالت سنوارنا انسانیت کا لازم جزو ہے۔ یہ اس سے کیوں بھاگتے ہیں ؟ انہیں معلوم ہونا چاہیے، کہ انقلابی تعلیم انسان میں شیری پیدا کر دیتی ہے۔ وہ ہر چیز سمجھتا ہے اور اپنے فیصلے سے آگے بڑھتا ہے +

قرآنِ حکیم انہیں خود سوچنے کی دعوت دیتا ہے اس دعوت سے کان بند کرنا گدھا پن ہے ؛ مگر جو جھوٹا کھانے کی گندگی میں لتھڑے رہنا چاہیں اور خود غور نہ کریں۔ وہ بھلا قرآنِ حکیم کی کیا قدر کر سکتے ہیں ؟

(۵۲) بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُؤْتَىٰ صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝
(بلکہ ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اسے الگ الگ صحیفہ دے دیا جائے)

Marfat.com

نراج پیدا نہیں ہونے دیا جائے گا صحیح عالمگیر انقلاب تو ساری انسانیت کو ایک نظام میں لانے کے لیے ہوتا ہے، تو اس لیے کہ اس کی تعلیم تمام انسانیت کے لیے یکساں مفید ہوتی ہے لیکن یہ سرکش چاہتے ہیں، کہ اُن کی مرضی کے مطابق ان میں سے ہر ایک کو الگ الگ پروگرام یا چارٹر دیا جاتا تاکہ اس کی نفسانی خواہشیں پوری ہوتی رہتیں۔ یہ لوگ اجتماعی نظام کے اندر آکر انقلاب برپا کرنا چاہتے ہی نہیں۔ کیونکہ اس انقلاب سے اُن کی اپنی ذات کو خاص فائدہ نہ ہوگا +

یہ نراج (Anarchism) ہے اور یہ نراجی (Anarchists) اِس اجتماعی پروگرام کو قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ مساوات اَور عَدل کی دعوت دیتا ہے اَور یہ اپنے لیے مال اور دولت جمع کرنے اَور انتفاع کا چارٹر چاہتے ہیں +

كَلَّا (ہرگز نہیں)

انہیں کوئی انفرادی پروگرام نہیں دیا جاسکتا۔ یہ غیر طبعی مطالبہ ہے۔ یہ بیوقوف اتنا نہیں سمجھتے، کہ اس سے معاشرے میں نراج پیدا ہوجاتا ہے اور کوئی منظم انسانی معاشرہ پیدا نہیں ہوسکتا۔ حالانکہ فرد کی ترقی کا راستہ اجتماع میں سے ہوکر گزرتا ہے۔ اس لیے تعلیم ایسی ہونی چاہیے، جس سے اجتماعیت (Society) پیدا ہو اور اُسے ترقی حاصل ہو۔ ایک ایک انسان کو جداگانہ ہدایت نامہ دے دیا جائے، تو یہ انفرادی اور اجتماعی ترقی کس طرح ممکن ہے؟

فائدہ: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن حکیم ایک ایک انسان کو الگ الگ سمجھانے کی ذمہ داری قبول نہیں کرتا، بلکہ ایک ایسی سوسائٹی بنانی چاہتا ہے، جس کے افراد آپس میں مل کر ایک دوسرے کی درستی کریں +

بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ (بلکہ وہ آخرت سے ڈرتے نہیں)

یہ لوگ جو انفرادی انتفاع کا چارٹر چاہتے ہیں، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ

Marfat.com

کل قومی پروگرام کیا ہے

لوگ اپنے نفس کی ضرورتوں سے غافل ہیں۔ اُنہیں معلوم ہونا چاہیے کہ خدا کے ساتھ تعلق قائم نہ کرکے اور مسکینوں اور غریبوں سے ناجائز نفع حاصل کرکے اپنے نفس کے اندر ایسے خوفناک زہر بھر رہے ہیں، جو مرنے کے بعد ضرور پھوٹ نکلیں گے اور اُنہیں اُسی طرح عذاب میں مبتلا کردیں گے، جس طرح آتشک یا سوزاک یا جُذام کا زہر بدن میں جمع ہو، تو حالات موافق ہوتے ہی جسم میں سے پھوٹ نکلتا ہے اور مریض کی زندگی کو ایک عذاب بنا دیتا ہے ایسے ہی یہ لوگ انسانیت کو تباہ کرنے والے کام کرکے اپنے اندر جو زہر جمع کر رہے ہیں، وہ جہنّم کی موافق "آب و ہوا" میں اُن کے بدنوں سے پھوٹ نکلے گا اور اُن کی زندگی ہمیشہ کا عذاب بن جائے گی۔ اِس طرح مرنے کے بعد اُن سے فطرتِ انسانی جواب طلبی کرے گی، اور اُنہیں عذاب دے گی +

انقلاب سوسائٹی کے اندر سے پیدا ہوتا ہے

کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ یہ آنے والا انقلاب بیرونی اثرات کا نتیجہ ہوگا؟ یا آنے والا عذابِ جہنّم ان کے نفسوں کے باہر کی قوتیں پیدا کریں گی؟

(۵۴) كَلَّا (ہرگز نہیں)

بلکہ وہ انقلاب خود اُن کے اپنے نفسی حالات پیدا کر رہے ہیں۔ اگر اُن کی ذہنیت درست ہوتی اور یہ سب کے ساتھ انصاف کرنے والے ہوتے، تو یہ انقلاب نہ آتا +

إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ (اب بھی قرآنِ حکیم جو آیا ہے، تو ان کی یاد دہانی کے لیے آیا ہے)

یاددہانی انسانی فطرت کے تقاضے بعض اوقات بیرونی حالات سے اثر لے کر مُردہ سے ہوجاتے ہیں۔ اُنہیں اکسایا جائے تو وہ بیدار ہوکر پھر سے کام لگ جاتے ہیں۔ قرآن حکیم اس بیداری پیدا کرنے اور انسانیت کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے کے لیے آیا ہے،

قرآنی انقلاب کے تجربے کی دعوت اگر یہ لوگ اپنی سوئی ہوئی انسانیت کو جگالیں اور

Marfat.com

Muhammad Aftab Khan Zahid

انقلاب کی حمایت میں اُٹھ کھڑے ہوں، تو اُن کے لیے اچھا ہے۔ قرآن حکیم اُنہیں اُن کی بھولی بسری انسانیت یاد دلانے آیا ہے اور وہ بتاتا ہے کہ انسانیت کے متعلق اُن کے فرائض کیا ہیں +

(۵۵) فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهُ (جو کوئی چاہے اسے یاد کرلے)

انسان آج بھی انسانیت کو کام میں لاکر دیکھ لے، تو اُسے معلوم ہوگا۔ کہ قرآنِ حکیم کی تعلیم اُس کے لیے کتنی مفید ہے اور اس کی سوئی ہوئی روح کے کس قدر مناسبِ حال ہے۔ جب وہ دنیا میں اس تعلیم کے نتائج حاصل کرکے کامیاب ہوسکتا ہے، تو یہی نتائج اُسے زیادہ کھلے طور پر مرنے کے بعد کی زندگی میں حاصل ہوجائیں گے اس لیے جو شخص اس دنیا کی درستی اور مرنے کے بعد کی زندگی کی کامیابی حاصل کرنی چاہتا ہے وہ اس انقلابی پروگرام کو قبول کرلے، جو کسی خاص انسان یا خاندان کی ترقی نہیں چاہتا، بلکہ ساری نوعِ انسانی کی بھلائی کا ذمہ دار ہے +

(۵۶) وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ (مگر اس سے وہ اسی صورت ہی نصیحت پاسکتے ہیں کہ اللہ چاہے) +

جو لوگ اس یاددہانی سے فائدہ اُٹھاسکتے ہیں، وہ اللہ کی مرضی اور اس کی حکمت پہلے ہی سے معیّن کرچکی ہے۔ وہی اس کام کو بجالائیں گے۔ جو لوگ قرآن کی رہنمائی سے راہ پاسکتے ہیں، وہ اتفاقاً راہ پانے والے نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ طے شدہ فیصلہ ہے کہ جن اشخاص میں فلاں فلاں باتیں ہوں گی، وہی ہدایت پائیں گے۔ پس انسان کو اپنے اندر وہ شرطیں پیدا کرنی چاہئیں۔ تب وہ ہدایت پاسکتا ہے +

هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ (وہ تقویٰ کا اہل ہے۔ اور وہ مغفرت کا اہل ہے) +

اللہ کے ارادے اور اُس کی حکمت کے مطابق یہ دو قسم کے لوگ ہدایت پاسکتے ہیں:۔

Marfat.com

کُل قومی پروگرام کیا ہے

(۱) اہل تقویٰ (۲) اہل مغفرۃ

یہ انقلاب عدل قائم کرے گا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "غنیۃ الطالبین" میں فرماتے ہیں کہ تقویٰ کے معنی ہیں یہ آیت :-

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ (بیشک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ اپنے قریبی رشتہ داروں کو اُن کا حق دو۔ اور فحشا اور منکر سے اور بغاوت سے روکتا ہے)

اس آیت کی رُو سے عدل تقویٰ کا جُز ہے +

پس جو لوگ اپنی قابلیت کے مطابق عدل کرتے ہیں، وہ جب کامل عدل کی تعلیم پاتے ہیں، اُسے فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں، جو قرآنِ حکیم سے منبہ حاصل کر سکتے ہیں +

دُوسری قسم کے وہ لوگ ہیں، جو بُرے سوچے سمجھے حق کی مخالفت کر بیٹھتے ہیں مگر اپنے ظلموں پر اصرار نہیں کرتے، جب اُنہیں خبردار کیا جاتا ہے، تو وہ باز آجاتے ہیں یہ اہل مغفرت ہیں +

قرآنِ حکیم صرف ان دو قسم کے لوگوں کو بیدار کرے گا +

خدا تعالےٰ سے ہرگز یہ امید نہیں رکھنی چاہیے کہ وہ انصاف کو چھوڑ کر کسی انسان کو بخش دے گا۔ کیونکہ وہ خود اہل تقویٰ یعنی عادل ہے۔ البتہ اگر انسان ایک جگہ غلطی کرے، مگر خبردار ہو کر دوسرے موقعہ پر اعلیٰ درجے کی نیکی کر لے، تو وہ اُسے بخش دیتا ہے۔ یہ اس کی عدالت کے خلاف نہیں ہے۔ پس اللہ سے معافی مانگنے کے لیے انسان اپنی غلطی کا ازالہ کرے اور کوئی بہتر نیکی کرے +

Marfat.com

سب باتوں کا خُلاصَہ

(۱) صالح انقلاب پسند کا عقیدہ یہ ہوتا ہے کہ انسانیت کو ترقی دینے والے قانون کے خلاف جو غیر صالح نظام موجود ہو، اُسے قبول نہ کیا جائے (رکوع ۱-۳)

(۲) صالح انقلاب پسند ہر قسم کی پاکیزگی کا خیال رکھتا ہے اور وہ شروع لباس کی پاکیزگی سے کرتا ہے اور وہ اپنے بدن اور اِرد گرد کو بھی پاک رکھتا ہے (رکوع ۴)

(۳) صالح انقلاب پسند کسی قسم کی خیالی اور علمی ناپاکی کو قبول نہیں کر سکتا اس لیے وہ ہر غیر صالح نظام کا انکار کر دیتا ہے (رکوع ۵)

(۴) صالح انقلاب پسند ہر قسم کے انتفاع (Exploitation) کا مخالف ہوتا ہے اور کسی انسان پر کسی قسم کا ظلم نہ خود کرتا ہے نہ اُسے برداشت کرتا ہے (رکوع ۶)

(۵) صالح انقلاب پسند مرتے دم تک صرف خدا پر بھروسہ کر کے کام کرتا ہے اور مشکلوں سے گھبرا کر اپنے لائحہ عمل (پروگرام) پر شک کرنے نہیں لگ جاتا (رکوع ۷)

(۶) قرآن کا انقلاب سرمایہ پرستانہ ذہنیت کے خلاف ہے (رکوع ۸ تا رکوع ۲۵)

(۷) اس ذہنیت کا انجام دنیا میں ناکامی ہوگا اور مرنے کے بعد کی زندگی میں دردناک عذاب (رکوع ۲۶ تا رکوع ۳۱)

(۸) قرآن کی تعلیم بین الاقوامی تعلیم ہے۔ (رکوع ۳۱ تا رکوع ۳۶)

(۹) یہ تعلیم اصل میں کُل قومی تعلیم ہے، لیکن یہ پہلے قومی درجے میں کامیاب ہوگی۔ پھر کُل قومی درجے پر مسکینوں اور غریبوں کی تنظیم کرے گی۔ دونوں منزلوں میں یہ تعلیم اپنے ماننے والوں کا تعلق اللہ سے قائم کرے گی۔ اس تعلیم کے مخالف کبھی کامیاب نہ ہوں گے (رکوع ۳۷ تا ۵۶)

Marfat.com

نظرِ بازگشت

مُزّمّل اَور مُدّثّر کا آپس میں تقابُل

یہ دونوں سُورتیں ـــــ مزّمّل اور مُدّثّر ـــــ مکّی دَور کی شروع کی سورتیں ہیں اور حضرت نبیِ اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے نبی منفرد ہونے کے پہلے ہی سال میں اُتریں۔ ان دونوں کی باتوں کا آپس میں میل جول ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک کی باتیں دوسری پُوری کرتی ہے۔ چنانچہ جو چیزیں مزّمّل میں کھول کر بتائی گئی ہیں، اُس کی طرف مدّثّر میں چھوٹے چھوٹے اشارے پائے جاتے ہیں۔ اور جو مزّمّل کھول کر بیان نہیں ہوئیں، اُنہیں مُدّثّر میں کھول کر بیان کیا گیا ہے +

اس انقلابی تعلیم کو ساری زمین پر غالب کرنے کے لیے ایک جماعت کی ضرورت تھی۔ اس لیے مزّمّل میں آپ کو اپنے رفیقوں کی تیاری کا حکم دیا گیا ہے اس کے لیے نمازِ تہجّد ـــــ رات کی بیداری اور نماز ـــــ مقرر کی گئی تاکہ ان رفقاء کی تیاری تعلیم دے کر اور اپنے پاس رکھ کر کریں اس کے بعد دوسری سُورت میں اس تزمیل ـــــ رفیقوں کی تیاری کی غرض بیان کر دی گئی اور وہ یہ کہ آپ انسانیت سے ہر قسم کے ظلم کو مٹائیں اور انسانی سوسائٹی کو ہر قسم کی پاکیزگی سے بھر دیں +

انسانی زندگی کو کُل قوتوں پیمانے پر اُجاگر کرنے کے لیے چار خُلق انسانوں

Marfat.com

قرآنی دستورِ انقلاب
کے اندر پیدا کیے جائیں۔ یعنی

(۱) اللہ کی طرف انابت (جھکنا) ——— رَبَّكَ فَكَبِّرْ
(۲) طہارت ——— وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ
(۳) سماحت ——— وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ
(۴) عدالت ——— وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ

اِن چار خُلقوں کے علاوہ شعائر اللہ سے یعنی ان چیزوں میں جن میں اللہ کی تجلّیوں کا ظہور ہوتا ہے، تعلق قائم کرنے کے لیے حکم دیا گیا کہ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ۔ جس سے مُراد یہ ہے کہ تعلق باللہ اپنے وسیع ترین معنوں میں صرف قُرآنِ حکیم میں ہے +

اس طرح قرآنِ حکیم کے آنے والے انقلاب کا چھوٹا سا خاکہ پیش کر دیا گیا ہے +

یہ انقلاب، جیسے پہلے بیان کیا جا چکا ہے، سرمایہ پرستانہ ذہنیت کے خلاف ہے۔ سُورۂ مُزّمّل میں اس کا اِجمالی ذکر وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ میں کیا گیا تھا۔ لیکن مُدَّثِّر میں اس کا قدرے تفصیلی ذکر آیات ۱۱ تا ۲۵ میں کیا گیا ہے اور سرمایہ پرستانہ ذہنیت کا نہایت باریک نفسیاتی تجزیہ کر کے دکھایا گیا ہے کہ اس ذہنیت کا انسان فارغ البال ہونے کے بعد روپیہ جمع کرتا ہے اور پیداوار کے ذرائع اپنے قبضے میں رکھنا چاہتا ہے اِسے اپنی زندگی کا مقصد بنا لیتا ہے اور جہاں کسی عوامی تحریک سے اس کے ذاتی کو ذرا سی بھی ٹھیس پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے وہ اس تحریک کے خلاف عملی کارروائی شروع کر دیتا ہے، جس کا آغاز غلط فہمی پیدا کرنے والے پروپیگنڈا سے ہوتا اور انجام عملی دشمنی پر ہوتا ہے۔ کبھی کبھی وہ عوامی تحریک (Mass Movement)

کو روکنے کے لیے متوازی تحریک (Parallel Movement) کے پروگرام بھی وضع کرنے کی ٹھان لیتا ہے۔ لیکن انقلابِ صالح کی تحریک صحیح خطوط پر چل رہی ہو تو مخالف تحریک کبھی کامیاب نہیں ہوتی اور مخالفین مرنے کے بعد اپنے ساتھ داغِ ناکامی لے جاتے ہیں۔ جو ہمیشہ ان کے لیے روحانی تکلیف کا سبب بنے رہتے ہیں اور دوسری زندگی میں اُن کے لیے درد دینے والے عذاب کا باعث بن جاتے ہیں۔

کوئی انقلابی تحریک خواہ کتنی بھی عالمگیر قسم کی کیوں نہ ہو، اپنے پیچھے وہ ہیں کُل قومی عناصر کو جمع نہیں کر سکتی۔ اُس کی طبعی رفتار یہ ہوتی ہے کہ ایک خطے کے افراد جو ایک زبان بولتے ہیں، ایک صاحبِ فکر کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ مضبوط جماعت بن جاتی ہے۔ یہ کُل قومی کام کی مرکزی جماعت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مُزّمّل میں ذرا تفصیل کے ساتھ اور مُدّثّر میں تھوڑے لفظوں میں قرآنی تحریک کے اس پہلو کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ پھر ان دونوں سورتوں میں اس تحریک کے اصلی رنگ ـــــ کُل قومیت ـــــ کی طرف صاف لفظوں میں اشارے موجود ہیں۔

دونوں سورتوں سے کُل قومی تحریک کے جو اصول نکلتے ہیں، وہ حسبِ ذیل معلوم ہوتے ہیں:-

(۱) تبلیغ و تنظیم

(۲) تعلق باللہ کا قیام

(۳) مسکینوں کی منظم خدمت

(۴) ظاہری پاکیزگی

(۵) خیالات و افعال کی پاکیزگی

(۶) سرمایہ پرستی کا ہر شکل و صورت میں استیصال، خواہ

Marfat.com

وہ ذہنی ہو یا مادّی

(۷) فرد کا تعلق اجتماع کے ساتھ

(۸) انسان میں افعال و اعمال کی ذمّہ داری کے احساس کی بیداری

(۹) ہر شخص اپنی ذمّہ داری پر انقلاب میں شامل ہو

(۱۰) دُنیا میں کُل قومی انصاف اور عدل قائم کرنے کا پکّا ارادہ ÷

کیا قرآنی انقلابی تحریک کے سوا اور بھی کوئی تحریک کامیاب ہو سکتی ہے ؟ ہرگز نہیں!

قرآن ہر ایک انسان کو اس کی ذمّہ داری یاد دلاتا ہے ÷

فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؟ کوئی ہے، جو خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر اس انقلاب میں آگے بڑھے ؟

مُنشی عبدالحکیم خجستہ بیس وزارت شیرانی
لاہور

Marfat.com

Marfat.com